دینی جہیز

دونوں جہان کی فوز و فلاح کا ضامن

نبوی ہدایت نامہ

بتقریب نکاح و رخصتی

عزیزہ **فائزہ فراست شمسی** سلمہا

از

عبد القدوس رومی

مفتی شہر، آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به ونتوكل عليه، و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيأت اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادی له، و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدًا عبده و رسوله، صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله و اصحابه أجمعين امّا بعد!

فقد قال النبی صلی الله عليه وسلم " لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه (اوكما قال صلی الله عليه وسلم)

عزیزہ سعیدہ فایزہ سلّمہا! اللہ تعالیٰ تمہاری اس نئی زندگی کو جس میں تم آج قدم رکھ رہی ہو ہر طرح سے خوشگوار اور کامیاب بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت خاص اور دست خاص سے ہم سب کے باوا حضرت آدم علیہ السلام اور ہم سب کی اماں حضرت حواء علیہا السلام

کو پیدا کیا اور ان دونوں کو "رشتہ نکاح" کے ذریعہ جوڑ کر جوڑا بنا دیا، اور پھر اسی جوڑے سے اولادوں کا جو سلسلہ چلا تو اتنا بڑھ گیا کہ آج ان کی اولاد سے دنیا بھر گئی ہے اور بے عقل انسان ہے جو ان کی اولاد کی اس کثرت سے گھبرا کر روزی، روٹی کی فکر میں پریشان ہے۔

غور و فکر سے کام لیا جائے تو یہ بات صاف طور پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس بے عقل انسان کی یہ سوچ قدرت خداوندی کے انکار پر مبنی ہے آج کے بے عقل انسان نے یہ سمجھ لیا ہے کہ انسانوں کی روزی روٹی کا مسئلہ اس بے عقل انسان کے قبضہ و قدرت سے تعلق رکھتا ہے مگر اس کی یہ سمجھ اور سوچ سراسر غلط ہے۔

"رشتہ نکاح" کا یہ مبارک سلسلہ جو آج ہمارے سامنے ہے یہ دنیا میں اس وقت سے قائم ہے جب سے دنیا میں انسانوں کا وجود ہوا ہے، دنیا میں سب سے پہلا نکاح سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کا ہوا تھا نکاح کی حقیقت اور اس کی منفعت پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم کی آیت نمبر ۲۱ میں یوں روشنی ڈالی ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؕ

اور قدرت خداوندی کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس (بنی آدم) سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم اس سے سکون و آرام پاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کردی، واقعی اس معاملہ میں غور و فکر والوں کے لئے بہت سی نشانیاں موجود ہیں۔ (سورۂ روم - آیت ۲۱)

اس آیت شریفہ میں زوجین (میاں، بیوی) کے درمیان باہمی ربط و تعلق، مودت و رحمت کی جو بات کہی گئی ہے وہ خاص طور پر قابل توجہ ہے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ ایسی محبت جو میاں بیوی کے درمیان پائی جاتی ہے وہ دنیا بھر میں کہیں بھی میاں بیوی کے علاوہ کسی بھی دو مرد و عورت کے درمیان دائمی اور پائیدار طور پر نہیں ہو سکتی۔ مشاہدۂ حالات گواہ ہے کہ دائمی محبت و مودت اور ہمدردی و رحمت صرف انھیں زوجین (جوڑوں) کو حاصل ہوتی ہے جو قانون اسلام اور طریقۂ سنت (نکاح) کے مطابق ایک دوسرے کے لئے رفیق حیات اور شریک زندگی بنے

ہیں، قانون شریعت اسلامی ایسے ہی زوجین کو قانونی طور پر جوڑا مانتا اور ان میں سے ہر ایک پر اس کے جوڑے کے لئے کچھ حقوق و فرائض بھی عائد کرتا ہے (چنانچہ آئندہ صفحات میں ہر دو کے حقوق و فرائض سے متعلق ضروری ہدایات بیان کی جارہی ہیں)

قانون شریعت اسلامی اور طریقۂ سنت سے ہٹ کر غیر شرعی طور پر مرد و عورت کے درمیان محض نفسانی و شہوانی جذبات کے تحت جو ربط و تعلق قائم کیا جاتا ہے وہ قطعی طور پر حرام و ناجائز ہے۔

عزیزہ فایزہ سلمہا ! اس بات پر تم نے شاید غور نہ کیا ہوگا تو اب غور سے سنو! اللہ تعالیٰ نے جس طرح عالم آخرت میں اپنے تمام بندوں کے لئے (خواہ وہ جن ہوں یا انسان ہوں) دو ٹھکانے بنائے ہیں جن میں سے اچھے ٹھکانے کو ''جنت'' اور برے ٹھکانے کو ''دوزخ'' کہتے ہیں۔

اسی طرح تم یہ بھی سمجھو کہ دنیا میں پیدا ہونے والی ہر اس لڑکی کے لئے جس کے لئے حق تعالیٰ نے شادی کی مسرت و خوشی مقدر کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بھی دو گھر بنائے ہیں۔ ہر لڑکی کے دو گھر ہوتے ہیں اس کے پہلے گھر کو ''مائیکہ'' اور دوسرے گھر کو ''سسرال'' کہا جاتا ہے۔ دو گھروں کا یہ نظام بھی قدرت نے بنایا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ؕ

اور وہ خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے (نطفہ انسان کے) پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اسے نسب اور سسرالی رشتوں والا بنادیا، بلاشبہ آپ کا رب بہت ہی قدرت والا ہے (کہ بالکل ہی غیر اور اجنبی لوگوں سے بھی رشتہ کی صورت نکال دی)۔ (سورۂ فرقان - آیت ۵۴)

اللہ تعالیٰ کی یہی قدرت قابل غور اور لائق توجہ ہے، اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آج ایک اور گھر اور ایک اور ماں باپ بھی تجویز فرمارہے ہیں۔

انسان فطری طور پر حرکت و تغیر پسند واقع ہوا ہے اسی پہلو کو نظر میں رکھتے ہوئے ہر اس انسان کے لئے جو شادی کے مرحلہ سے بھی گزرتا ہو دنیا میں اس کے دو ٹھکانے اور دو گھر بنادیئے کہ وہ اپنی تغیر پسندی کے تحت جب چاہے اس گھر میں رہے اور جب چاہے دوسرے گھر میں رہے۔

عزیزہ سلمہا ! تم کو یہ بات بھی معلوم ہونی چاہئے کہ ہندوستان کے رہنے والے مسلمان چونکہ بڑی مدت سے یہاں رہ رہے ہیں اس وجہ سے یہاں کے بہت سے رسم و رواج بھی ذہنی و عملی طور پر اپنا لئے ہیں چنانچہ اسی نتیجہ میں "سسرال" کا وہ دوسرا گھر اور ٹھکانہ جسے اللہ تعالیٰ نعمت نکاح کے نتیجہ اور انعام میں دیا تھا وہ یہاں کے مقامی اثر کی وجہ سے بالکل جیل اور قید خانہ سمجھا جانے لگا ہے اور یہاں کے مقامی اثرات کو دیکھتے ہوئے یہ کوئی غلط تاثر بھی نہیں ہے۔

اخبار دیکھنے والے اچھی طرح اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ ہمارے ملک میں شائع ہونے والا کوئی بھی اخبار شاید ایسا نہ ہوگا جس میں بلاناغہ روزانہ لڑکیوں کو سسرال میں جلائے جانے کی خبر شائع نہ ہوتی ہو۔ مگر اس کے ساتھ ہی اخبار پڑھنے والا طبقہ اس حقیقت سے بھی اچھی طرح واقف ہے کہ ایسے ظلم پر مبنی واقعات سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام سے وابستہ لوگوں کو بڑی حد تک محفوظ رکھا ہے۔ جن گھروں میں لڑکیوں کی تربیت دین کے ماحول میں ہوتی ہے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس گئے گذرے زمانے میں بھی اپنے دین کی لاج باقی رکھتے ہیں اور دیندار طبقہ ایسے غیر اسلامی اثرات سے محفوظ

رہتا ہے۔

اسی طرح حضور اقدس ﷺ کا وہ ارشاد جو پہلے نمبر پر نقل ہوا ہے وہ اس سے بھی زیادہ قابل لحاظ ہے اور اگر غور کیا جائے تو دنیا میں آئے دن ہونے والے بہت سے باہمی اور آپسی جھگڑے اسی بنیادی ہدایت کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہر شخص کے نزدیک ہر معاملہ میں دوہرا معیار اور دوہرا فیصلہ وانتخاب ہوتا ہے۔

ہر شخص کی پسند اپنے لئے کچھ اور ہوتی ہے اور اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اور ہوتی ہے حالانکہ اوپر کی حدیث میں ہدایت یہی فرمائی گئی ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے دوسرے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔

عزیزہ فائزہ ! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی اس نئی زندگی میں ہر قدم پر کامرانی وشادمانی نصیب کرے۔ تم اپنی نئی زندگی کے لئے دل سے یہ فیصلہ کرلو کہ تم حدیث شریف کی اسی ہدایت پر کاربند رہو گی۔

تم غور کرو کہ دنیا میں پیدا ہونے والی ہر لڑکی کی چار حالتیں بنتی ہیں، کبھی وہ بیٹی ہوتی ہے، کبھی وہ ماں ہوتی ہے کبھی وہ بہو ہوتی ہے اور کبھی وہ ساس ہوتی ہے۔

ایسی صورت میں ہر ماں کو یہ سوچنا چاہئے کہ جب وہ بیٹی تھی تو وہ اپنی ماں کا کیسا برتاؤ دیکھنا چاہتی تھی ویسا ہی برتاؤ اپنی بیٹی کے ساتھ کرے تو کبھی بیٹی کو شکایت کا کوئی موقع نہ ملے گا۔

اسی طرح ہر ساس کو (جو بہو کی دوسری ماں ہے) بہو کے ساتھ معاملہ و برتاؤ کرتے وقت یہ سوچنا چاہیے کہ جب کسی وقت وہ اپنے دوسرے گھر میں بہو بن کر آئی تھی تو اپنے ساتھ اپنی خوش دامن کا کیسا برتاؤ دیکھنا چاہتی تھی اور پھر اسی سوچ کی روشنی میں اسے اپنی بہو کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔ مگر دیکھا یہی جاتا ہے کہ عام طور پر برتاؤ کا دوہرا ہی معیار زیر عمل رہتا ہے جو یقینی طور پر حضور اقدس ﷺ کی ہدایت مبارکہ کی خلاف ورزی ہے۔

امید ہے کہ تم اپنی زندگی میں اس دوہرے معیار کو ہرگز نہ اپناؤ گی اور اپنی خوش دامن صاحبہ کو اپنی ماں کی طرح اپنی خیر خواہ اور ہمدردہی سمجھو گی۔

اس موقع پر اسی سلسلہ میں حضور اقدس ﷺ کی یہ دو حدیثیں بھی تمہارے علم میں آجائیں تو بہتر ہے۔ صحیح مسلم شریف میں نرم مزاجی کی تعریف میں دو حدیثیں مروی ہیں۔

پہلی روایت حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”نرم مزاجی تو پوری کی پوری بھلائی ہی بھلائی ہے۔ (اس میں برائی کا کوئی پہلو ہی نہیں ہے)

دوسری روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں بھی نرم مزاجی ہوگی تو وہ اس کے حق میں قابل تعریف ہی ہوگی اور جس شخص سے نرم مزاجی نکال لی گئی ہو تو اس کی وجہ سے وہ شخص عیب والا اور قابل مذمت ہی ہو جائے گا“ (مسلم شریف)

عزیزہ فایزہ سلّمہا! اللہ تعالیٰ تمہیں دین و شریعت پر ثابت قدم رکھتے ہوئے موجودہ بے حیائی و بے حجابی کے فیشن سے دور رکھے۔

حضور اقدس ﷺ کی معاشرت باہم سے متعلق ان دو بنیادی ہدایات کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی سلسلہ میں تم دونوں زوجین سے متعلق بھی حضور سرور کائنات ﷺ کے چند ارشادات و ہدایات بھی نقل کردیئے جائیں جن سے یہ بات صاف صاف طور پر سامنے آجائے کہ شادی کے بعد زوجین میں سے ہر ایک کے فرائض و حقوق کیا ہیں کیونکہ شادی کے بعد کبھی کبھی زوجین کے مابین کچھ

اختلافات انہی فرائض و حقوق سے بے خبری و ناواقفیت ہی کے نتیجہ میں رونما ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ شادی کے وقت ہی دونوں کو اپنے حقوق و فرائض کا صحیح علم حاصل ہو جائے لہٰذا وہ ہدایات بھی سن لو:۔

(۱) حضور اقدس ﷺ نے شوہر کے مقام و مرتبہ اور اس کے حقوق کی اہمیت ظاہر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها (ترمذی شریف)

”اگر میں کسی کو بھی یہ حکم دے سکتا کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کریں (اس کی پوجا کریں) تو عورت کو ضرور یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (مگر چونکہ غیر اللہ کو سجدہ شرک ہے اس لئے یہ حکم تو دیا ہی نہ جائے گا اس شرک میں تو مبتلا نہو لیکن جہاں تک ہو سکے شوہر کا احترام کرے)۔

(۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جو مرفوعاً یہ روایت نقل فرماتی ہیں کہ جس عورت کا انتقال ایسی حالت میں ہوا ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی و خوش تھا تو وہ عورت داخلۂ جنت کی

حقدار ہوگی (ترمذی شریف)

(۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:- "اللہ تعالیٰ کے تقوے کی نعمت کے بعد جو سب سے بڑی نعمت کسی مومن کے لئے ہو سکتی ہے وہ "زوجہ صالح" نیک بیوی ہے کہ اگر شوہر اسے کوئی حکم دے تو اسے بجالائے اس کی فرماں برداری کرے اور اگر شوہر اسے محبت کی نظر سے دیکھے تو عورت بھی محبت کا جواب محبت سے دے کر اسے خوش کردے اور اگر شوہر عورت کو کوئی قسم دیدے تو عورت اس کی قسم کو پورا کرادے اور اگر شوہر گھر سے باہر چلا گیا ہو تو اس کی غیر حاضری میں اس کی خیر خواہی کا معاملہ رکھے اپنی ذات کے معاملہ میں بھی اور شوہر کے مال کے معاملہ میں بھی نہ شوہر کے مال میں خیانت کرے نہ اپنی ذات میں خیانت کرے پوری امانت داری سے رہے۔ (جمع الفوائد)

(۴) مسند حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:- "جو عورت پنجوقتہ نماز کی پابندی کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت

(عزت و آبرو) کی حفاظت کرے اپنے شوہر کی اطاعت و فرماں برداری کرے تو ایسی عورت سے قیامت میں کہا جائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جائے" (مسند امام احمدؒ)

(۵) حضرت عمر بن الاحوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے مرفوعاً یہ روایت نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا:- "تم سب لوگ آگاہ ہو جاؤ اور عورتوں کے بارے میں یہ تاکیدی بات سن لو کہ ان کے ساتھ بھلائی اور نرمی ہی کا معاملہ رکھو کہ وہ بطور مددگار تمہارے پاس ہیں تم ان کے مالک نہیں ہو تمہیں اس سے زیادہ ان پر کوئی حق حاصل نہیں ہے ہاں جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں تو ان کے پاس لیٹنا بند کر دو اور انھیں ایسی ہی مار مارو جو تکلیف دہ نہ ہو۔

سن لو! تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے، تمہارا حق ان پر اس حد تک ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ بٹھائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، تمہارے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ان عورتوں کے حقوق تمہارے ذمہ یہ ہیں کہ: تم ان کے لباس و پوشاک کو اچھا رکھو اور ان کے کھانے پینے کو اچھا

رکھو (ترمذی شریف)

عزیزہ بیٹی! یہ چند نصیحتیں اور ہدایات نبوی ہیں میری طرف سے ”دینی جہیز“ کے طور پر تحفہ میں دی جارہی ہیں یوں تو نصیحت پذیری اور عمل کے لئے تو مسلمانوں کے پاس ”کتاب اللہ“ جیسا نسخہ کیمیا اور احادیث و سنت کا بڑا ذخیرہ موجود ہے، اسی ذخیرہ سے یہ چند باتیں تم سے کہہ دی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ تمام حاضرین کو اور جو لوگ بھی یہ ہدایت نامہ نبوی پڑھیں ان سب کو اور ان سب میں بالخصوص تم دونوں زوجین کو (جن کی تقریب نکاح میں یہ دینی جہیز مرتب کیا گیا ہے) اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تم دونوں کا یہ نکاح بابرکت ہو اور تم دونوں کا یہ رشتۂ ازدواج ربط و محبت کے ساتھ تا زندگی قائم رہے اور ایمان پر خاتمہ ہو۔ آمین

آخر میں عزیزی فراست حسین شمسی سلمہٗ سے بھی یہ بات کہے بغیر بات کو ختم کر دینا دل کو اچھا نہیں لگ رہا ہے کہ جس دینی جذبہ نے انھیں عامل بالحدیث ہونے کی طرف متوجہ کیا تھا وہ دینی جذبہ اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر بھی نمایاں ہونا چاہئے تھا، کاش ان کو یہ

توفیق بھی ہو جاتی کہ اپنی بیٹی فائزہ سلمہا کا نکاح حدیث کے مطابق ہی رکھتے جگر گوشۂ رسول مقبول سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تقریب نکاح کی پوری تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے۔ اسی کے مطابق یہ تقریب بھی منعقد ہونی چاہئے تھی۔

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین.

عبد القدوس رومی

مفتی شہر آگرہ (۱۲ر رجب ۱۴۲۲ھ)

(نوٹ) شادی کے دعوت نامہ پر اسلامی قمری تاریخ کا نہ ہونا بھی قابل اعتراض ہے آئندہ اس کا لحاظ رکھیں، تاریخ ہجری کو ملحوظ رکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

(انڈین پریس، صابن کٹرہ، آگرہ۔ فون-269694